نوحہ

برائے دسواں ۲۰ محرم

بین کرتی تھیں زینب یہ رو کر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر
فاتحہ کس طرح دے یہ خواہر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

اب نہ اکبر ہیں نہ عون و جعفر، لٹ گیا کربلا میں بھرا گھر
کون لے اب خبر ہائے آکر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیوں کر

فاتحہ دوں میں کس کس کا بھائی، لٹ گئی ہائے میری کمائی
سو رہے ہیں زمیں پر بہتّر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

ہے سکینہ کی وہ غیر حالت، دیکھی جاتی نہیں اس کی صورت
روتی ہے رات دن وہ برابر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیوں کر

اب نہ عباس ہیں اور نہ قاسم، ہے مدد میری اس وقت لازم
تم کو رونے نہ پائی یہ خواہر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

ہائے اصغر کو بھی تیر مارا، اور اکبر بھی جنت سدھارا
زخم دل پہ لگے ہیں بہتر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

ظالموں نے ستم کیسا ڈھایا، دشتِ غربت میں مجھ کو ستایا
کوئی وارث رہا اب نہ سر پر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

دل لرزتے تھے سینہ میں روشن، رنج سے کانپ جاتا تھا ہر تن
جب یہ کہتی تھی سرور کی خواہر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر